37683 ـ دعاء ختم قرآن

سوال

رمضان المبارك ميں اکثر لوگ قرآن مجيد ختم کر کے دعا کرتے ہيں جسے ختم قرآن کی دعا کا نام ديا جاتا ہے، کيا يہ سنت ہے يا بدعت ؟
اس دعا کا طريقہ يہ ہے کہ کھانا پکا کر امام صاحب يہ دعا کرتے ہيں اور پھر کئی لوگوں ميں يہ کھانا تقسيم کيا جاتا ہے برائے مہربانی اس سوال کا جواب ديں، کيونکہ اکثر لوگ يہ دعا کرتے ہيں، اور اسی طرح ماتم اور ہر جمعرات بھی ايسا کيا جاتا ہے، اگر اس کے متعلق کوئی مخصوص حديث ہے تو برائے مہربانی بيان فرمائيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ختم قرآن کی دعا جس کيفيت ميں سائل نے بيان کی ہے يہ بدعت و برائی ہے، نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم اور سلف صالحين صحابہ رضی اللہ عنہ سے بھی يہ ثابت نہيں، اگر يہ خير و بھلائی ہوتی تو وہ لوگ ہم سے اس ميں سبقت لے جاتے.

سلف رحمہ اللہ سے قرآن مجيد ختم کرنے کے بعد بغير کسی دعا کی تعيين اور التزام کيے يا کسی مخصوص صيغہ کے بغير دعا ثابت ہے، اس ليے جب مسلمان شخص قرآن مجيد ختم کرے چاہے رمضان ميں ہو يا رمضان کے علاوہ کسی اور مہينہ ميں تو اس کے ليے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالی سے دنيا و آخرت کی بھلائی کی دعا کرنا جائز ہے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال دريافت کيا گيا:

کيا ختم قرآن کی کوئی معين اور مخصوص دعا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

ہمارے علم کے مطابق تو اس کے متعلق کوئی مخصوص اور معين دعا ثابت نہيں، اس ليے انسان کے ليے کوئی بھی دعا کرنا جائز ہے، وہ کوئی نفع مند دعا اختيار کرے اور اپنے گناہوں کی بخشش اور جنت ميں داخلہ کی طلب اور آگ سے پناہ مانگے، اسی طرح فتنے و فساد سے پناہ طلب کرے، اور قرآن مجيد کو اس طرح سمجھنے کی توفيق طلب کرے جس طرح اللہ راضی ہوتا ہے اور اس پر عمل اور اسے حفظ کرنے کی توفيق مانگے.

کیونکہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ جب وہ قرآن مجید ختم کرتے تو اپنے اہل و عیال کو جمع کر کے دعا مانگتے تھے "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 358).

لیکن یہ دعا کھانے پر پڑھنی اور کھانا تقسیم کرنا، اور ماتم میں یا جمعرات کی رات ایسا کرنا بدعت ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین کے طریقہ پر چلیں اور ہمیں دین میں بدعات ایجاد کرنے سے منع فرمایا ہے، اور یہ بتایا ہے کہ بدعت گمراہی ہے، اور ہر بدعت آگ میں جانے کا باعث ہے، اور بدعت کا گناہ بدعت کرنے والے پر ہوتا ہے اور وہ بدعتی عمل اس پر واپس پلٹا دیا جاتا ہے، اسے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوتا.

سنن ابو داود میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے جو کوئی بھی میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ عنقریب بہت سارا اختلاف دیکھےگا، اس لیے تم میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت اور طریقہ کی پیروی کو لازم رکھنا، اس پر مضبوطی سے جمے رہنا، اور بدعات و نئے کام ایجاد کرنے سے گریز کرنا، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3851) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

واللہ اعلم .